بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

075: باب 37-اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام یا حرام کردہ چیز کو حلال سمجھنے میں علماء وامراء کی اطاعت ان کو ربّ کا درجہ دینا ہے۔

[(مسند احمد:337/1)،آیت (النور:63)،(جامع ترمذی: 3095)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃاللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کے درس سے ایک نئے باب کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں" باب من أطاع العلماء والأمراء في تحريم ما أحل الله أو تحليل ما حرمه الله فقد اتخذهم أربابا من دون الله"(اس چیز کا بیان کہ جس نے علماء اور امراء کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی تحریم کردہ چیز کو حلال کرنے میں اور حلال کردہ چیز کو حرام کرنے میں اطاعت کی ہے تو اس نے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا ربّ کا درجہ دے دیا)۔

آج کی نشست میں ایک سنگین مسئلہ ہے جس سے اکثر لوگ غافل ہیں اور جس کی وجہ سے آج امت میں افرا تفری کا عالم جو ہے وہ اتنی شدت اختیار کر چکا ہے کہ آج امت میں اختلاف، تفرقہ، دشمنی پیدا ہو چکی ہے ہر انسان کے منہ سے یہی بات سننے کو آتی ہے کہ میرے عالم نے کہہ دیا تو کافی ہے، میرے امام نے کہہ دیا تو وہ کافی ہے، دین وہی ہے جو میرے امام کے منہ سے نکلتا ہے میں نے دین کو سمجھا اپنے امام سے ہے اور وہی حق ہے جو امام کے منہ سے نکلتا ہے، اگر آپ لوگوں کے علماء ہیں تو ہمارے بھی علماء ہیں آپ لوگوں کے پاس مرد ہیں تو ہمارے پاس بھی مرد ہیں، آپ اپنے علماء کی بات کریں ہم اپنے علماء کی بات کرتے ہیں، آپ اپنے علماء کی اطاعت کریں ہم اپنے علماء کی اطاعت کرتے ہیں۔

بات اتنی آسان نہیں ہے جتنی یہ لوگ اپنے منہ سے کہتے ہیں یہ بڑی خطرناک بات ہے یاد رکھیں! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ کے علماء بھی ہیں اور ہمارے علماء بھی ہیں لیکن کیا عالم کی ہر بات سچ ہوتی ہے؟ کیا عالم معصوم ہے اُن کے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے؟

اگر آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ امام امامت کا درجہ تب حاصل کرتا ہے جب وہ معصوم ہو جاتا ہے گناہوں سے تو آپ کا یہ بالکل باطل اور غلط عقیدہ ہے امام ایسی شخصیت کا نام نہیں ہے جو معصوم ہو یاد رکھیں معصوم صرف انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں عصمت صرف انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ کر دیا ہے اپنے فضل و کرم سے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام جو بھی فرماتے ہیں سچ فرماتے ہیں کیونکہ جو وہ فرماتے ہیں وہ وحی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم:3-4)۔

لیکن کیا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ بھی ایسے لوگ ہیں جن کی ہر بات یقینی بات اور سچ ہو؟ ضروری نہیں ہے سچ ہو سکتی ہے لیکن ہمارے پاس پھر پیمانہ کیا ہے؟ ہمیں کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ آپ کا عالم سچا ہے یا ہمارا عالم سچا ہے؟ بارک اللہ فیک، بھائی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

کیا خیال ہے بھائی کا جواب درست ہے یا نہیں ہے درست؟ بھائی کیا بتانا چاہتے ہیں پتہ ہے آپ کو؟ قرآن اور حدیث کو سمجھنے کے لیے ہمارے دین کی بنیاد کیا ہے؟ قرآن اور حدیث ہے۔

آپ کے علماء اور ہمارے علماء کیا بیان کرتے ہیں؟ ''قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''۔ ان کی بنیاد بھی یہی ہے اور ہمارے علماء کی بنیاد بھی یہی ہے۔

لیکن پھر اختلاف کیوں ہے؟ جب قرآن مجید ایک ہے اور نبی بھی ایک ہے اور ہمارا معبود بھی ایک ہے تو ہمیں بھی ایک ہونا چاہیے کہ نہیں؟ پھر ہم کیوں دور ہیں یہ اختلاف کیوں موجود ہے کیا وجہ ہے؟ بارک اللہ فیک، سمجھ میں اختلاف ہے ہم لوگوں کی سمجھ ایک جیسی نہیں ہے۔

ہم لوگوں کی سمجھ کیسے ایک جیسی ہو سکتی ہے کیا اس کا کوئی طریقہ ہے کہ نہیں؟ کوئی ذریعہ ہے کہ نہیں کیا طریقہ ہے؟ بارک اللہ فیک صحابہ کرام اور سلف صالحین کی سمجھ۔

کوئی دلیل ہے آپ کے پاس؟ کہنا تو آسان ہے دلیل تو بتائیں ناں ذرا؟ بارک اللہ فیک، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ''مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي''۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (یہودیوں کے اکہتّر فرقے بنے، عیسائیوں کے بہتّر فرقے بنے، میری امت کے تہتّر فرقے بنیں گے سارے کے سارے جہنم میں سوائے ایک فرقہ کے)۔ صحابہ کرام نے عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون سا فرقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''هُمْ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي'' (یہ وہ فرقہ ہے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں)۔

جن کی زندگی کیسے بسر ہو گی؟"عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي"۔ جو قرآن اور حدیث کو کیسے سمجھیں گے؟"عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي"۔

(۱)"عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ"(۲)"وَأَصْحَابِي" دو چیزیں ہیں اس جملے میں۔"عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ"کیا ہے؟قرآن اور حدیث ہے۔جو بہتّر فرقے جہنم میں جارہے ہیں وہ کس چیز پر ہیں؟قرآن اور سنت کی بات سب کرتے ہیں۔

یادرکھیں امت میں جتنے بھی گروہ ہیں خوارج سے لے کر قادیانیوں تک،پرویزیوں تک جن میں رافضی بھی شامل ہیں،جن میں صوفی بھی شامل ہیں،جن میں بریلوی دیوبندی بھی شامل ہیں،جن میں اہل حدیث بھی شامل ہیں سارے کے لیے کیا کہتے ہیں؟"قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔

اُن کی بنیاد دلیل ہے دلیل کیا ہے؟قرآن اور حدیث سب یہی کہتے ہیں اور یہی برابر ہے"مَا أَنَا عَلَيْهِ"۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز پر تھے؟"وحی"قرآن اور حدیث پر تھے۔

لیکن جو ایک گروہ ان سارے گروہوں سے بہتر ہے،ایک گروہ کامیاب ہونے والا گروہ وہ صرف قرآن اور حدیث پر نہیں ہو گا بلکہ وہ قرآن اور حدیث کو صحیح سمجھنے والا ہو گا۔ صحیح سمجھ کا پیمانہ کیا ہے؟"وَأَصْحَابِي"(اور میرے صحابہ)۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے براہ راست قرآن اور حدیث کو سمجھا ہے آج کوئی بھی مائی کالال نہیں کہہ سکتا کہ میں نے قرآن کو سمجھا،حدیث کو سمجھا بغیر صحابہ کی سمجھ کے صحابہ کی سمجھ میرے لیے ضروری نہیں ہے،میرے پاس عقل ہے میرے پاس منطق ہے،میرے پاس اچھی سوچ ہے،میرے پاس اچھے لوگ ہیں،میرے پاس مال ودولت ہے میں علم خرید سکتا ہوں،میں علماء خرید سکتا ہوں مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ضرورت نہیں ہے،میرے پاس کشف ہے ذوق ہے مجھے صحابہ کرام کے راستے کی ضرورت نہیں ہے۔ایسے لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے یہ لوگ اچھی طرح سن لیں اور سمجھ لیں کہ یہ لوگ ان بہتّر میں سے ہیں جو جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

بارک اللہ فیک،بھائی فرماتے ہیں کہ ایک بھی حدیث صحابہ کے بغیر مل نہیں سکتی۔وہ یہ سمجھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم راوی تو ضرور ہیں،بہتّر فرقے والے بھی کہتے ہیں کہ صحابہ راوی ہیں سوائے رافضیوں کے۔رافضیوں کے نزدیک یعنی ان کے دل اتنے کالے ہو چکے ہیں پتھر ہو چکے ہیں کہ ان کے نزدیک سب سے بُرے لوگ صحابہ ہیں نعوذ باللہ۔

ابن أبي العز الحنفی رحمہ اللہ بڑی پیاری بات فرماتے ہیں شرح العقیدۃ الطحاویۃ میں اس کو ذرا نوٹ کر لیں،فرماتے ہیں"یہودیوں سے سوال کیا گیا کہ تمہارے نبی کے بعد سب سے اچھے لوگ کون ہیں؟یہودیوں نے جواب دیا کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے صحابہ ہیں ہمارے نبی کے صحابہ ہیں۔عیسائیوں سے سوال کیا گیا کہ تمہارے نبی کے بعد سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے

بعد سب سے اچھے لوگ کون ہیں تمہاری امت میں ؟عیسائیوں نے جواب دیا سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے صحابہ ہیں۔ رافضیوں سے سوال کیا گیا کہ تمہارے نبی کے بعد سب سے بُرے لوگ کون ہیں دنیا میں امت میں ؟رافضیوں نے جواب دیا نبی کے صحابہ ہیں"۔ اِنا للہ واِنا الیہ راجعون ان لوگوں کے علاوہ جتنے بھی امت میں لوگ ہیں وہ سب کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قدر و قیمت بھی ہے ہماری امت میں ان کا احترام بھی کرتے ہیں اور ان کی اتباع بھی کرتے ہیں لیکن دعویٰ کرتے ہیں۔

جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے کو اپناتے ہیں وہی حق پر ہیں اور وہی اپنے اس دعوے کو سچا ثابت کرتے ہیں ورنہ زبان کا قول اور دل میں جو نیت ہے اور عمل میں فرق ہو اسے کیا کہتے ہیں ؟زبان کے قول اور عمل میں فرق ہو تو کیا کہتے ہیں ؟نفاق کہ دل میں کچھ اور ہے، زبان سے کچھ اور نکلتا ہے اور عمل وہی ہوتا ہے جو دل میں ہو یاد رکھیں، جو آپ پسند کرتے ہیں ناں اپنے دل سے آپ وہی کرتے ہیں زبان سے جو کچھ بھی کرتے رہیں آپ، زبان سے آپ جو بھی کہتے ہیں کہتے رہیں لیکن آپ کریں گے وہ جس پر آپ کو یقین ہے جس پر آپ کو دلی اطمینان ہے۔ تو جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں وہ اُن لوگوں کی طرح نہیں ہیں جو عمل کرتے ہیں۔

درس کی طرف واپس آتے ہیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بڑے پیارے اُثر سے اس باب کا آغاز کیا ہے اس بڑے پیارے اُثر سے آغاز کیا ہے دیکھیں، فرماتے ہیں:"وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما"(سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں)"يُوشِكُ أَنْ تَنْزِلَ عَلَيْكُمْ حِجَارَةٌ مِنْ السَّمَاءِ"(عنقریب اللہ تعالیٰ کا عذاب تم لوگوں پر نازل ہونے والا ہے (کس شکل میں ؟) پتھروں کی بارش کی شکل میں)"أَقُولُ"(میں تم لوگوں سے یہ کہتا ہوں)"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"(کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "وَتَقُولُونَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ"(اور تم لوگ یہ کہتے ہو کہ ابو بکر اور عمر نے کہا ہے)۔

اللہ اکبر، ذرا غور کریں حبر ھذہ الامۃ، عالم صحابی فقیہ صحابی جن کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے"اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ"(اللہ تعالیٰ سیدنا عبداللہ بن عباس کو قرآن مجید کی تفسیر کا علم عطا فرما، قرآن مجید کی سمجھ کا علم عطا فرما) یہ عظیم صحابی فرماتے ہیں۔

ایک قصہ ہے میں قصہ پہلے بیان کروں پھر میں بتاتا ہوں کہ کیا ہے، ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ایک مسئلہ ایک سوال کسی نے پوچھا کہ حج کی تین قسمیں ہیں سب سے اچھا حج کون سا ہے ؟تین قسمیں کون سی ہیں ؟حج تمتع ہے، حج قران ہے، حج افراد ہے۔ تمتع کا مطلب ہے کہ حج کے مہینے میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرنا، پہلے عمرہ کرنا اور پھر حج کرنا۔ قران کا

مطلب ہے کہ حج کے مہینے میں حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرنا اور احرام نہیں اتارنا عمرے کے بعد جب تک کہ حج مکمل نہیں ہوتا (تمتع میں احرام اتار دیتے ہیں آپ)۔اور اِفراد کا معنی ہے کہ حج کے مہینے میں حج کی نیت کرنا صرف عمرے کی نیت نہ کرنا صرف حج کرنا۔

تو سوال یہ ہوا کہ سب سے اچھا حج کون سا ہے؟ سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا نظریہ یہ تھا کہ اِفراد اچھا ہے(ان کے زمانے میں)اِفراد کرنا چاہیے۔ علی الاطلاق وہ اچھا نہیں سمجھتے تھے اس کے پیچھے ایک راز ہے۔

راز یہ ہے اس فتوے کے پیچھے کہ ان کے زمانے میں کیا کرتے تھے لوگ؟ کہ ایک ہی سفر کرتے تھے حج اور عمرہ کر کے واپس آ جاتے تھے اور وہ یہ فرماتے تھے کہ تم لوگوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ ایک سفر کی بجائے دو سفر کریں،ایک سفر عمرے کے لیے کریں اور دوسرا سفر حج کے لیے کریں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ دیا ہے مال بھی ہے دولت بھی ہے اب وہ وقت نہیں رہا جو پہلے تھا۔پہلے ہمارے پاس پیسہ نہیں تھا سفر نہیں کر سکتے تھے امن وامان کا خاتمہ تھا،ڈر تھا پریشانیاں تھیں اب سب الحمد للہ ختم ہو چکی ہیں امن وامان بھی ہے پیسہ بھی ہے،مال بھی ہے صحت بھی ہے سب کچھ ہے تو کنجوسی کیوں کرتے ہو؟!

سفر جانتے ہیں کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے جیسا کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے متفق علیہ حدیث میں "السّفر قِطْعَة من الْعَذَاب"اور جو بھی تکلیف آپ کو پہنچتی ہے سفر میں اگر آپ حج اور عمرے کے لیے نکلتے ہیں تو آپ کے نامۂ اعمال میں اعمال صالحہ لکھا جا رہا ہے تو آپ کیوں اپنے آپ کو اس خیر سے محروم کرتے ہیں؟!

تو دونوں کیا فرماتے؟ کہ حج کرنا ہے عمرہ کرنا ہے تو الگ الگ سفر کیا کرو یہ بہتر ہے ان کے زمانے میں ایک وجہ تھی اسی وجہ سے انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے۔

تو جب یہ مسئلہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے آیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اُن کو سنایا کہ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا قول آپ لوگ جو بیان کر رہے ہیں یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے انہوں نے حدیث بیان کر دی مشہور روایت ہے صحیح بخاری، صحیح مسلم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حج۔ صحیح مسلم میں صفۃ حج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیں لمبی حدیث ہے اس حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ جب نکلے تھے حج کے لیے بعض کی نیت افراد کی تھی، بعض کی نیت قران کی تھی اور تمتع کی نیت نہیں تھی۔

تو تمتع کی نیت شروع ہوئی؟ جب مکہ میں پہنچے۔اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ جو اپنے ساتھ جانور نہیں لے کر آئے تو وہ اپنے حج کی نیت کو تبدیل کر کے عمرے میں بدل دے اور پھر اس کے بعد حج کر لے۔یعنی اِفراد والے کیا کریں؟ تمتع کریں اور جو قران والے ہیں

وہ قران میں رہیں۔اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ تمتع بہتر ہے تو میں کبھی بھی اپنے ساتھ جانور نہ لے کر آتا۔

لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے جو جانور لے کر آئے ہیں وہ قران پورا کریں اپنااور جو جانور نہیں لے کر آئے جو اِفراد والے ہیں وہ تمتع کریں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمنا کرنا یہ دلیل نہیں ہے کہ تمتع بہتر ہے؟ بہتر ہے۔اس لیے سب سے بہتر حج کون سا ہے؟ افضل تمتع ہے۔

توسیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے جب یہ قول بیان کیا ہے تو وہ لوگ جو بیٹھے تھے تابعین انہوں نے کہا کہ لیکن سیدنا ابو بکر کا قول تو یوں ہے سیدنا عمر کا فرمان تو یوں ہے۔یہاں پر غصہ آیا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور فرمایا غصے میں آکر"أَقُولُ لَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُونَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، يُوشِكُ أَنْ تَنْزِلَ عَلَيْكُمْ حِجَارَةٌ مِنْ السَّمَاءِ"تم پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو کیسے چھوڑ سکتے ہو اگرچہ فرمان سیدنا ابو بکر صدیق کا کیوں نہ ہو، سیدنا عمر فاروق کا کیوں نہ ہو رضی اللہ عنہم اجمعین، ان کا فرمان سر آنکھوں پر ہے لیکن جب پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان آجائے تو پھر کسی کی نہیں چلتی چاہے بولنے والا کہنے والا أفضل هذه الأمة بعد نبيها صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہو۔

أفضل الأمة کون ہیں؟ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اگرچہ وہ کیوں نہ ہوں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان آجائے تو وہ بھی سر جھکا دیتے تھے آج تمہارا سر کیوں نہیں جھکتا؟! ان کے زمانے میں ایک وجہ تھی انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے انہوں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا ہے کہ اِفراد تمتع سے بہتر ہے۔ان کا ایک فتویٰ تھا انہوں نے دیکھا کہ لوگ کنجوسی کر رہے ہیں وہ لوگوں کو خیر کی طرف بلانا چاہتے تھے لیکن میں تمہیں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے تمہاری جرأت کیسے ہوئی کہ تم لوگوں نے یہ سمجھا اور یہ کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے سامنے کہ ابو بکر اور عمر کا قول بھی تو ہے؟!

مومن کے ایمان کا تقاضہ یہ ہر گز نہیں ہو سکتا کہ جہاں پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہو جائے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو چھوڑ کر کسی اور کے فرمان کو لے لے اگرچہ وہ عظیم صحابہ کیوں نہ ہوں۔

آج ہم یہی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے سامنے پڑھتے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں صحیح سند کے ساتھ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں جی ہمارے امام کا تو یہ فتویٰ ہے۔

آپ کا امام سیدنا ابو بکر صدیق سے زیادہ بہتر ہے سیدنا عمر فاروق سے زیادہ افضل ہو گیا ہے رضی اللہ عنہما؟! کہتے ہوئے شرم نہیں آتی! اگر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عنقریب تمہارے اوپر پتھروں کی بارش ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کرنے والے ہیں اگر ابو بکر اور عمر کے قول کو اپنائیں گے اور حدیث کو چھوڑ دیں گے تو پھر آپ کے امام کا کیا حال ہے اور آپ کا کیا حال ہونے والا ہے؟!

آپ کا امام تو بَری ہے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "إذا صح الحديث فهو مذهبى" (اگر حدیث صحیح ثابت ہو جائے وہی میرا مذہب ہے (اسی کو تم بھی اپنانا میں بھی اپناؤں گا))۔

اگر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کر دی جائے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان لوگوں میں ہر گز نہ ہوں گے جو کہیں گے قال فلان و قال فلان۔ کیا فرمائیں گے؟ آمنا و صدقنا، یہ ہمارا ایمان ہے چاہے تم لوگ جیسے بھی سمجھو اپنے امام کے قول کو لیکن ہمارا ایمان یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام سفیان الثوری، امام اوزاعی اور دیگر محدثین دیگر علماء جب ان کے سامنے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھ دیا جاتا ہے وہ کہتے ہیں آمنا و صدقنا۔

تو ان سے غلطی کیسے ہوئی؟ میں نے کہا درس کے شروع میں کہ وہ معصوم نہیں ہیں۔ غلطی کب ہوتی ہے؟ جب ان کو حدیث ملتی نہیں ہے جب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سامنے آتا نہیں ہے یا آتا ہے تو ان کو شک ہوتا ہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نہیں ہے یہ ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی جو ہیں بیچ میں بعض راوی جھوٹے ہیں یا کذاب ہیں یا ضعیف ہیں یا ان کا حافظہ کمزور ہے، کسی بنیاد پر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو چھوڑتے ہیں جان بوجھ کر کبھی نہیں چھوڑتے اور یہی علامت ہے اہل سنت کے علماء کی اور اہل بدعت کے علماء کی۔

پھر یہ بھی میں نے درس کے آغاز میں کہا ہے "عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" تو أصحابي کی بات تو آرہی ہے، یہ أصحابي کی بات جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت ہوتی ہے تب کسی صحابی کا قول قابل حجت نہیں ہوتا۔ اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قول یا عمل کب قابل حجت ہوتا ہے دو شرطوں کے ساتھ کسی کو یاد ہے؟

1- پہلی شرط یہ ہے کہ نص کی مخالفت نہ ہو۔

2- دوسری کہ کسی دوسرے صحابی نے ان کی مخالفت نہ کی ہو۔

اگر یہ دو شرطیں ہیں تو صحابی کا قول قابل حجت ہوتا ہے اگر نہیں ایک شرط بھی نہیں ہے تو قابل حجت نہیں ہے کیونکہ وہ معصوم نہیں ہیں۔

اس اَثر میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت اور ان کی سمجھ کی دقت کا بیان، کتنے عظیم اور سمجھدار صحابی ہیں۔

2۔ کسی کی رائے، کسی کے فتوے یا کسی کے قول کو نہیں اپنایا جاتا جب وہ قول یا رائے یا فتویٰ قرآن اور سنت کے مخالف ہو چاہے کہنے والا کوئی بھی ہو۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ کرنا جائز ہے۔

ویسے تو غصہ کرنا درست ہے کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کو نصیحت کرتے ہیں ایک شخص آتے ہیں "أَوْصِنِي يَا رَسُولَ الله" (مجھے نصیحت کیجیے اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ "لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا فقَالَ صلى الله عليه وسلم: لَا تَغْضَبْ" ایک ہی نصیحت ایک ہی وصیت کی ہے۔ اس شخص نے کہا مجھے نصیحت کیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غصہ نہ کرو۔ پھر فرمایا کوئی اور نصیحت؟ غصہ نہ کرو۔ اچھا کوئی اور نصیحت؟ غصہ نہ کرو۔ وہ بار بار یہی عرض کرتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی فرماتے رہے لَا تَغْضَبْ، لَا تَغْضَبْ، لَا تَغْضَبْ۔

اور یہاں پر میں کہہ رہا ہوں کہ غصہ کرنا جائز ہے تو قید ہے اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ کرنا جائز ہے اس لیے جب بعض اوقات ہمارے علماء غصے میں آجاتے ہیں تو انہیں معذور سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ کرتے ہیں۔

یعنی کوئی بھی مومن واللہ پھٹنے کو آتا ہے بعض اوقات، شیخ بن جبرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج پر تھا عرفات کے دن عرفات کے میدان میں جبل رحمت کے قریب وہاں پر کھڑے ہیں قبلے کی طرف رُخ ہے دعا کا وقت ہے دعا مانگ رہے ہیں (ہاتھ کھڑے کیے ہوئے ہیں دعا مانگ رہے ہیں) میرے قریب ایک بزرگ آیا عجمی تھا شاید انڈیا، پاکستان سے ضعیف اور کمزور ایسے لرزتے ہوئے ہاتھ دونوں اٹھائے ہیں، ہاتھ لرز رہے ہیں اور دعا مانگنا شروع کی۔ کہتے ہیں مجھے اس پر بہت نرمی آئی (اگرچہ وہ خود بھی بزرگ تھے رحمۃ اللہ علیہ ابھی عنقریب ان کی وفات ہوئی ہے) جب ہاتھ اٹھائے تو اس شخص نے کہا کہ اے غوث میری مدد فرما! اس عظیم دن میں عرفات کے دن میں جہاں پر سارے کے سارے لوگ سر جھکا کر اپنے ربّ سے دعا مانگتے ہیں اپنے ربّ کو پکارتے ہیں ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے ٹوٹ کر دعا مانگتے ہیں وہ شخص کہتا ہے اے غوث میری مدد فرما!

شیخ صاحب فرماتے ہیں میرے پاؤں تلے زمین نکل گئی اور میں نے اسے کہا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو اس دن کا تو لحاظ کرو جانتے ہو کس دن میں تم کھڑے ہو تم اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ کون سا دن ہے ؟! یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نازل ہوتے ہیں کما یلیق بجلالہ سبحانہ وتعالیٰ اور فرشتوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اے میرے فرشتو میرے بندے دیکھو ان کے بال بکھرے ہوئے، ان کے چہرے گرد آلود ہیں یہ اپنے گھر کو چھوڑ کر آئے ہیں اپنے پیاروں کو چھوڑ کر آئے ہیں کس لیے آئے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں اے اللہ تعالیٰ تیری رضا کے لیے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں گواہ رہنا میں نے ان سب کو بخش دیا۔ لا الہ الا اللہ۔

اس عظیم دن میں مسنون دعا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی کیا ہے ؟" لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہ وحدہٗ لَا شَرِیكَ لهُ، لَهُ الْمُلْكُ، ولَهُ الْحَمْدُ، وَهُو عَلٰی كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ " یہ مسنون دعا ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر اللہ تعالیٰ کو پکارنا، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دینا۔

اُس عظیم دن میں بھی ایسے لوگ آتے ہیں کیا غصہ نہیں آتا ؟! اس لیے اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ کرنا جائز ہے اور یہاں پر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کیسے الفاظ استعمال کیے ؟" کہ آسمان سے پتھر برسنے والے ہیں تم لوگوں پر "۔ ارے تعجب کی بات ہے اگر سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما عظیم صحابہ کی بات مان لی جائے اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو چھوڑ دیا جائے تو صحابی گواہی دے رہے ہیں کہ عنقریب تم پر آسمان سے پتھر کی بارش برسنے والی ہے !

آج امت میں جو عذاب ہے وہ پتھروں کی بارش سے بھی بدتر ہے جانتے ہیں ؟ بھئی پتھروں کی بارش آئے تو بندہ مر جاتا ہے ناں اور مرنے سے اس کے گناہ رک جاتے ہیں کہ نہیں ؟ آج امت میں جو انتشار ہے جو شرک اور بدعات پھیلی ہوئی ہیں ان کی زندگی جتنی بڑھتی جا رہی ہے اتنے ہی ان کے گناہ بڑھتے جا رہے ہیں، نافرمان جتنی زیادہ سانس لے رہے ہیں اتنے ہی ان کے گناہ بڑھتے جا رہے ہیں۔

4۔ اگر سادات اولیاء (اولیاؤں کے سردار) رضی اللہ عنہم کے قول کو نہیں لیا جاتا جب پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت میں ہو تو ان کے بعد کسی اور کے قول کو بھی نہیں لیا جا سکتا من باب اولیٰ۔

5۔ جس نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو چھوڑا ہے اور کسی اور کے قول کو یا کسی اور کی سمجھ کو یا کسی اور وجہ سے کہ کلام سے، کشف سے، وجد سے کسی بھی وجہ سے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو چھوڑ دیا ہے اور دوسری چیز کو مقدم کیا ہے تو اس نے اپنے آپ کو ہلاک کیا ہے اور اپنے سر پر مصیبتوں کو ڈال دیا ہے۔

6۔ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کا بیان۔

اُن کی کوئی فضیلت ہے ؟ جی ہاں فضیلت ہے یہ سادات اولیاء ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بھی سردار ہیں۔

7۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس چیز پر حریص تھے تاکید کے ساتھ کہ جب بھی کوئی غلطی ہو اس کا جواب فوراً دیتے تھے خاموشی اختیار نہیں کرتے تھے۔اس لیے جب بھی کوئی غلط عقیدہ آپ کے سامنے بیان ہو جب بھی کوئی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو خاص طور پر عقائد سے متعلق تو آپ حکمت کے ساتھ اس کا جواب دیں خاموشی اختیار نہ کریں۔

8۔ نہی عن المنکر دعوت اور تبلیغ کی بنیاد ہے کبھی دعوت اور تبلیغ سے جدا نہیں ہو سکتی۔

یہ نہی عن المنکر ہے کہ نہیں؟اچھائی کی طرف تو سب لوگ بلاتے ہیں ناں اس میں کیا کمال ہے آپ کا کہ بھئی نماز پڑھو، روزے رکھو، صدقات اور خیرات دو، والدین کے فرمانبردار بنو تو اچھی بات ہے لیکن اصل بنیاد یہ ہے لوگوں کو آگاہ کرو کہ یہ شرک ہے یہ بدعت ہے، یوں نہ کہو یوں کہو، یوں نہ کرو یوں کرو۔

9۔ تبلیغی جماعت کا رد جو اُمر بالمعروف تو کرتے ہیں لیکن نہی عن المنکر اپنی دعوت میں شامل نہیں کرتے ان کا دعویٰ یہ ہے کہ بھئی لوگ ناراض ہو جاتے ہیں لوگ ہماری بات نہیں سنتے تو حکمت عملی یہ ہے دعوت میں کہ بس اُمر بالمعروف کرتے رہو اچھائی کی طرف بلاتے رہو لیکن لوگوں کو بُرائی سے نہ روکو۔

آپ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے زیادہ سمجھنے والے ہیں! آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ بہتر دعوت دینے والے ہیں! آپ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ بہتر دعوت دینے والے ہیں! آپ حکمت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اور صحابہ کرام سے زیادہ سمجھنے والے ہیں!

حکمت کا معنی کا ہے؟ یاد رکھیں جس نے اُمر بالمعروف و نہی عن المنکر کو جدا کیا الگ الگ کیا وہ کبھی بھی دعوت کے میدان میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس کی دعوت ناقص ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہے قیامت کے دن۔

جانتے ہیں کیوں؟یعنی ایک مجمع میں آپ کے سامنے ہزاروں لوگ بیٹھے ہیں یا آپ کی دعوت میں دس سالہ زندگی میں لاکھوں لوگوں کو آپ نے دعوت دی ہے، لوگ قبر پرستی کرتے ہیں، لوگ باطل عقائد کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں، لوگ بدعات اور خرافات کی دلدل میں غرق ہو چکے ہیں ایک چھوٹی سی مثال ہے۔

آپ کی دعوت میں آپ کے سامنے دس سالہ زندگی میں لاکھوں لوگ آئے جو قبر کا طواف کرتے ہیں اور غیر اللہ کو پکارتے ہیں آپ مسجد میں لوگوں کو بلاتے ہیں کہ آؤ مسجد کی میں بیان ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بیان کریں گے آپ لوگوں کو فائدہ ہو گا، گشت کرتے ہیں۔آپ لوگوں کی باتیں ان لوگوں نے بھی سنی ہیں جو باطل عقائد رکھتے ہیں جو قبر پرستی کرتے ہیں۔مسجد میں آئے آپ نے اُمر بالمعروف شروع کر دیا اور بڑا پیارا لیکچر دیا بڑا پیارا موعظہ کیا والدین کی

فرمانبرداری کے متعلق، یا نماز کے متعلق، یا صدقات اور خیرات کے متعلق۔ لوگ خوش ہوئے آپ کے لیے دعا کی آپ نے درس کے بعد نام لکھوانا شروع کیے اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔ پھر آپ کو موقع نہ ملا کہ آپ اس جگہ پر جائیں اور لوگوں کو موقع نہ ملا کہ آپ کی بات سنیں اور اسی باطل عقیدے پر وہ مر گئے۔

ان کو ایک چانس ملا تھا کہ وہ آپ کی بات سنیں اللہ تعالیٰ کے گھر میں بیٹھ کر اور آپ نے اپنے اس آدھے گھنٹے کی بات میں ایک مرتبہ بھی نہیں فرمایا ایک مرتبہ بھی نہیں بیان کیا کہ شرک ہوتا کیا ہے اور مشرک کیسے ہوتے ہیں اور کلمہ گو مشرک ہو سکتا ہے یا نہیں اور شرک کی سزا کیا ہے!

آپ جانتے ہیں کہ آج اکثر لوگ کیا سمجھتے ہیں کہ شرک کا معنی کیا ہے؟ بتوں کی عبادت شرک ہوتی ہے بس یہ سمجھتے ہیں، غیر اللہ کی عبادت شرک ہے وہ نہیں جانتے، غیر اللہ میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام، اولیاء شامل ہیں یہ وہ نہیں جانتے۔ جب وہ نہیں جانتے جاہل ہیں تو کون سمجھائے گا؟! اگر دعوت و تبلیغ کرنے والے نہیں سمجھائیں گے تو کون سمجھائے گا ان کو؟!

آپ کو دوبارہ موقع بولنے کا نہ ملا آپ مر گئے اور اس کو دوبارہ موقع سننے کا نہ ملا وہ بھی مر گئے، اب اللہ تعالیٰ کے سامنے دونوں کا سامنا ہے کیا وہ شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص نے دعوت و تبلیغ کا کام کیا مجھے ایک مرتبہ بھی اس نے نصیحت نہیں کی اس کی بات میں نے سنی کہہ سکتا ہے کہ نہیں؟ کہہ سکتا ہے۔

آپ کے پاس کیا جواب ہوگا اللہ تعالیٰ حکمت یہی تھی کہ یہاں پر میں شرک کا ذکر نہ کرتا؟! دس سال دعوت و تبلیغ میں تم نے گزارے ہیں ایک مرتبہ بھی حکمت کی بات نہیں تھی تو کب تھی حکمت کی بات؟

تعجب کی بات ہے میرے بھائیو کہ ان کے بعض علماء بڑے بڑے دروس کرواتے ہیں اور ان دروس میں لاکھوں کا مجمع ہوتا ہے بعض اوقات ہزاروں کا نہیں، بریلوی بھی ان میں شامل ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک مرتبہ ڈاکٹر طارق جمیل صاحب گیارہ جماعتوں کی سرداری کرتے ہوئے قائد بنتے ہوئے ایک جگہ پر گئے اور وہاں پر پھر تقریب ہوئی اس تقریب میں بریلوی بھی شامل ہیں، تبلیغی جماعت والے بھی شامل ہیں (واللہ وہ کیسٹ موجود ہے آپ سن لیں) بریلوی کہتے ہیں ان کا اسپوکس مین (Spokesman) کہتا ہے ان کا عالم کہتا ہے کہ اگر یہی دعوت ہے تبلیغی جماعت والوں کی جو یہ دے رہے ہیں تو ہم میں اور ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بریلوی اور دیوبندی میں کوئی فرق نہیں ہے آخر آپ نے دعوت دی کون سی ہے جو وہ کہتے ہیں کہ آپ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے؟! اگرچہ عام بریلوی کیا کہتے ہیں؟ کہ دیوبندی وہابی ہیں۔ عام لوگوں کا یہی تصور ہے کہ دیوبندی وہابی ہیں یہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، یہ کہتے ہیں کہ اولیاؤں کو نہ پکارو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو نہ پکارو۔

لیکن تبلیغی جماعت والوں کو کیوں نہیں ان میں شامل کرتے پتہ ہے ؟ کیونکہ تبلیغی جماعت والے کبھی بھی نہی عن المنکر کرتے نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ نہی عن المنکر جو ہے دعوت سے نکال دو ورنہ دعوت میں برکت نہیں ہوتی۔

گیارہ جماعتیں لاکھوں کا مجمع ہے بریلوی کہتے ہیں کہ اگر ان کی یہی دعوت ہے تو پھر ہماری بھی یہی دعوت ہے ہم دونوں ایک جیسے ہیں ! لاکھوں لوگوں نے آپ کی بات کو سنا لاکھوں لوگوں میں سے ایک کو بھی توحید کی دعوت اتباع سنت کی دعوت، شرک سے آگاہی بدعت سے آگاہی اگر آپ نے نہیں دی اور لمبی لمبی باتیں لمبے لمبے قصے بزرگوں کے اقوال بیان کیے ہیں لوگ آپ سے خوش ہوئے اور چلے گئے ان میں سے ایک شخص بھی مر گیا آپ اس کے ذمہ دار ہیں کہ نہیں اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے ؟ !

عوام الناس میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جن کو یہ نہیں پتہ کہ مزاروں پر اگر بکرا ذبح کیا جاتا ہے یہ شرک ہے یا نہیں، نہیں پتہ وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم مزار پر جاتے ہیں تو قبر والے کے لیے دعا کرتے ہیں ان کو پکارتے نہیں ہیں ان کو پکارنا شرک ہے یہ جانتے ہیں لیکن وہاں پر جاکر بکرا ذبح کرنا وہ جگہ مبارک ہے فضیلت کی جگہ ہے وہاں پر فقراء زیادہ ہوتے ہیں اس لیے ہم بکرا ذبح کرتے ہیں۔

یہ ایک ڈاکٹر کا قول ہے میرے بھائی جو آپ کو بیان کر رہا ہوں ! دو ہفتے پہلے ایک ڈاکٹر صاحب سے بات ہوئی اس ایم بی بی ایس ڈاکٹر نے یہ کہا ہے کہ لاہور میں داتا کے دربار میں جب ہم مزار پر جاتے ہیں تو ان سے مانگتے نہیں ہیں کچھ ان کے لیے دعا کرتے ہیں درود فاتحہ پڑھتے ہیں آجاتے ہیں۔

میں نے کہا ان کے لیے دعا کرتے ہیں پھر درود فاتحہ کس نے کہا کہ درود فاتحہ پڑھو کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبروں پر جاتے ہوئے درود فاتحہ پڑھتے تھے ؟ کیا کرتے تھے ؟ سلام کہتے تھے "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ" مشہور دعا ہے مشہور حدیث ہے صحیح مسلم میں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیا کرتے تھے سورۃ الفاتحہ پڑھتے تھے ؟

میں نے کہا کہ آپ نماز کیوں پڑھتے ہیں ؟ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾(البقرة:43)۔اچھی بات ہے دلیل ہے ناں ؟ ہاں۔ تو آپ پھر میت پر سورۃ الفاتحہ کیوں پڑھتے ہیں اس کی دلیل کیا ہے ؟ خاموش ! کوئی ہے ؟ کہتا ہے مجھے پتہ نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ ہے نہیں۔ تو جو ہمارے علماء کرتے ہیں ؟ میں نے کہا آپ کے علماء کرتے ہیں ان سے جاکر پوچھیں دلیل کیا ہے ؟ علماء سے پوچھیں کہ آپ نماز پڑھتے ہیں کیوں ؟

کہیں گے ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ اچھی بات ہے۔ اب میت پر درود فاتحہ کیوں پڑھتے ہو اس کی دلیل کیا ہے نہ تو کوئی قرآن میں ہے نہ کسی حدیث میں ہے اور نہ ہی صحابہ کرام کے عمل میں ہے تو پھر ؟

کہتا ہے یار بات تو آپ کی اچھی ہے لیکن وہاں پر جا کر ہم بکرا ذبح کرتے ہیں۔ مصیبت دیکھیں بکرا کیوں ذبح کرتے ہیں؟ کہتا ہے کہ میں یہ دعا کرتا تھا میڈیکل کالج میں جب میں پاس ہوتا تھا کہ اگر میں پاس ہو جاؤں تو پھر میں بکرا ذبح کروں گا۔ کہاں پر؟ داتا کے دربار پر۔ میں نے کہا کیوں؟ کہتا ہے کہ وہاں پر مسکین زیادہ ہوتے ہیں۔

میں نے کہا آپ کے محلے میں کوئی مسکین نہیں؟ آپ کے محلے میں لاہور میں جہاں آپ رہتے ہیں کوئی مسکین نہیں؟ کہتا ہے کہ مجھے پتہ نہیں ہے۔ میں نے کہا پتہ کیوں نہیں ہے آپ مجھے بتائیں ہے کہ نہیں ہے؟ کہتا ہے ہیں تو سہی۔ میرے بھائی وہاں پھر کیوں ذبح کرنا چاہتے ہو؟! صرف مسکینوں کی وجہ نہیں ہے وہاں پر آپ کے دل میں کوئی اور چیز چھپی ہوئی ہے جو آپ زبان سے کہنے میں ڈر رہے ہیں۔ آپ کے اندر یہ چھپا ہوا ہے کہ وہ جگہ مبارک ہے اور بکرے پر اگرچہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں لیکن ہم کرتے کس کے لیے ہیں؟ داتا کے لیے کرتے ہیں۔ کہتا ہے آپ کی بات درست ہے۔ میں نے کہا جب بات درست ہے تو آپ ایسا عمل کرتے کیوں ہو جسے آپ بتاتے ہوئے شرما رہے ہوں؟! کہتا ہے یار سیدھی سی بات ہے مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ یہ بھی شرک ہے۔ میں نے کہا قربانی عبادت ہے کہ نہیں؟ کہتا ہے کہ پتہ نہیں ہے۔

میں نے کہا قربانی عبادت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ سورۃ الکوثر میں ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ﴾ (الکوثر:1-3)۔ چھوٹی سورۃ ہے نماز میں پڑھتے ہو؟ کہتا ہے ہاں۔ تو پھر اس کا مطلب ہے ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ﴾ (اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھو) ﴿وَٱنْحَرْ﴾ (اور قربانی کرو)۔ نماز اور قربانی کو برابر بیان کیا گیا ہے کہ نہیں؟ جیسے نماز عبادت ہے ویسے قربانی بھی عبادت ہے جب نماز ربّ کے لیے ہے تو قربانی کس کے لیے ہے؟ ربّ کے لیے ہے۔ تو پھر وہاں پر کرنا؟! کہتا ہے یار بات تو درست ہے مجھے پتہ نہیں تھا۔

دو لفظوں میں دس منٹ ہم آپس میں بیٹھے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے اللہ کا شکر ہے کہ اس کا عقیدہ درست ہو گیا اس نے وہاں پر بیٹھ کر توبہ کی ہے کہ آج کے بعد میں وہاں پر بکرا ذبح نہیں کروں گا۔ لیکن جن کو دسوں سال گزر گئے ہیں ایک مرتبہ بھی لوگوں کو شرک سے آگاہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ کو جواب کیا دیں گے؟!

یاد رکھیں یہ بات بڑی خطرناک ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آج تبلیغی جماعت والے بھی سن لیں اور ہر وہ شخص سن لے جو دعوت کا کام کرتا ہے لیکن اس دعوت میں نہی عن المنکر کو شامل نہیں کرتا چاہے کوئی بھی دعوت کرنے والا کیوں نہ ہو جس کی دعوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے کے مطابق نہیں اچھی طرح سن لیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ النحل میں:

﴿لِيَحْمِلُوٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ﴾(النحل:25)

(ضرور اٹھائیں اپنے بوجھ اپنے کندھوں پر ﴿كَامِلَةً﴾ پورے کے پورے، اور اُن لوگوں کے بوجھ میں سے بھی بوجھ اٹھائیں جن کو ان لوگوں نے گمراہ کیا بغیر علم کے ﴿اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ﴾ کتنا بُرا بوجھ اٹھانے والے ہیں یہ لوگ)

یہ لاعلمی ہے آپ لوگوں کی جہالت ہے کہ نہی عن المنکر کو نہیں بیان کیا جاتا اُمر بالمعروف کے ساتھ۔ جہالت کا خاتمہ کیسے ہوتا ہے؟ علم سے ہوتا ہے ﴿يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾۔

اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں صحیح الجامع میں اور مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "ثَلَاثَةٌ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (تین ایسے لوگ ہیں جن کو قیامت کے دن شدید ترین عذاب ملے گا) (۱) (جس نے نبی کو قتل کیا یا جس کو نبی نے قتل کیا)۔ تصور کرتے ہیں نبی کا قاتل اور جس کو نبی نے قتل کیا کتنا بد ترین بندہ ہو گا وہ!۔ (۲) "الَّذِينَ يُضِلُّونَ النَّاسِ بِغَيْرِ عِلْمٍ"۔ اور (۳) "الْمُصَوِّرُونَ" (تصویر بنانے والے)۔

نمبر دو کون سے تھے؟ جو لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں بغیر علم کے۔ آج تبلیغی جماعت والے کیا فرماتے ہیں؟ بھئی گھر سے نکلو بس آپ سب سیکھ لیں گے آپ کو علم بھی آجائے گا۔

تعجب کی بات ہے میرے بھائیو کوئی عقل کی بات کریں جاہل گھر سے نکلتا ہے جاہلوں کی طرف جاتا ہے علم کیسے حاصل کر سکتا ہے کیا جاہل آپ کو علم دیں گے؟! کیا سڑکوں پر گشت کرتے ہوئے آپ کو علم ملے گا؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو علم حاصل کرتے تھے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور صحابہ کرام سے تابعین علم حاصل کرتے تھے ان کے پاؤں کے قریب بیٹھ کر ان کی مجالس علم میں بیٹھ کر اور آپ لوگ ایسا مذاق اڑاتے ہو علم کا کہ فضائل حج میں فرماتے ہیں مولوی زکریا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام مسجد نبوی میں داخل ہوتے ہیں دیکھتے ہیں کہ محدث عبد الرزاق کا درس حدیث ہو رہا ہے اور لوگوں کا مجمع ہے حدیث کا درس سن رہے ہیں اور ایک جوان ہے جو ایک کونے میں بیٹھا ہے اپنا سر دونوں گھٹنوں میں دبائے ہوئے مراقبہ کر رہا ہے۔ تو سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام جاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں اس جوان سے بھئی آپ یہاں پر کیوں بیٹھے ہیں لوگ تو عبد الرزاق سے علم حاصل کر رہے ہیں حدیث کا آپ یہاں پر بیٹھے ہیں؟! وہ جوان سر اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ لوگ عبد الرزاق سے علم حاصل کر رہے ہیں اور میں رزاق سے علم حاصل کر رہا ہوں۔ تو سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کو تعجب ہوا اور فرمایا اچھا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ اس جوان نے کہا اگر میری فراست صحیح ثابت ہو تو آپ خضر علیہ السلام ہیں۔

تب سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام کو معلوم ہوا کہ بعض ایسے اولیاء ہیں جن کو وہ بھی نہیں پہچانتے۔

آپ لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ عبد الرزق صنعانی کون ہیں؟ امام احمد بن حنبل کے استاد ہیں، امام احمد بن حنبل علی بن مدینی کے استاد ہیں، علی بن مدینی امام بخاری کے استاد ہیں رحمہما اللہ۔ سند دیکھیں ذرا! اور عبد الرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ محدث ہیں مسجد نبوی میں درس دیا کرتے تھے، درس دے رہے ہیں حدیث کا وہاں پر نہ علم حاصل کریں آپ تو رزاق سے علم حاصل کرنے والے ہیں کیا وحی نازل ہوتی ہے نعوذ باللہ؟! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں!

بہر حال یاد رکھیں "ثَلَاثَةٌ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ" قیامت کے دن ایک صف میں کھڑے ہوں گے شدید ترین عذاب ملے گا ان تین لوگوں کو، نبی کا قاتل جس کو نبی نے قتل کیا ایک جگہ پر اس کے ساتھ کھڑا ہو گا میدان محشر میں "الَّذِينَ يُضِلُّونَ النَّاسِ بِغَيْرِ عِلْمٍ" جس نے لوگوں کو گمراہ کیا بغیر علم کے۔ دعوت کا کام کرنا ہے تو علم کی بنیاد پر کرو ورنہ نہ کرو۔ یاد رکھیں کسی شخص نے بھی گمراہی کا راستہ اختیار کیا آپ کی دعوت کی وجہ سے تو اس کے ذمہ دار تم ہو قیامت کے دن تمہارا کیا حشر ہو گا اچھی طرح سن لو۔ اور "الْمُصَوِّرُونَ" تصویر بنانے والے یہ تیسرے ہیں۔

10۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معصوم نہیں ہیں ان سے غلطی بھی ہوتی ہے اور صحابہ کرام کے بعد کوئی بھی معصوم نہیں ہو سکتا۔ جب صحابہ معصوم نہیں تو اور کوئی ہو سکتا ہے؟ نہیں ہو سکتا۔

11۔ روافضہ شیعوں کا رد اور بعض صوفیوں کا رد اور اندھی تقلید کرنے والوں کا رد جو اپنے اماموں کو معصوم سمجھتے ہیں۔

آگے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وقال أحمد بن حنبل رحمه الله" (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "عجبت لقوم" ذرا غور کریں غور سے سنیں ذرا "عجبت لقوم" (مجھے تعجب ہوا ایسے لوگوں پر ایسی قوم پر!) "عرفوا الإسناد" (حدیث کی سند کو جان لیا) "وصحته" (اور صحیح بھی جان لیا کہ سند صحیح ہے) "يذهبون إلى رأي سفيان" (اور حدیث کو چھوڑ کر سفیان الثوری کی رائے کو لے لیتے ہیں (مجھے تعجب ہے ان لوگو پر)) "والله تعالى يقول" (اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِۦٓ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور:63) (ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو مخالفت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی کہ ان کو کوئی فتنہ در پیش آ جائے یا ان کو کوئی دردناک عذاب پہنچے)۔ پھر آگے فرماتے ہیں "أتدري ما الفتنة؟" (کیا تم جانتے ہو کہ فتنہ کا مطلب کا کیا ہے اس آیت میں؟) "الفتنة الشرك" (فتنہ کا مطلب شرک ہے) "لعله إذا رد بعض قوله" (کہ ہو سکتا ہے اگر پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض فرمان کو چھوڑ دیں) "أن يقع في قلبه" (کہ اس کے دل میں بعض ایسی چیز آ جائے

)''شيء من الزيغ فيهلك''(کہ اس کے دل میں کوئی ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے اور پھر وہ ہلاک ہو جائے)۔ یہ ٹیڑھا پن کہاں سے آئے گا؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہو گا کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو کیسے چھوڑ سکتے ہو!

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ عظیم عالم ہیں ہمارے سلف میں سے ہیں ان کے راستے کو اپناؤ کیا فرماتے ہیں؟ مجھے تعجب ہوتا ہے میں حیران ہوتا ہوں ایسے لوگوں پر جن کے سامنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بیان کیا جاتا ہے سند کو بھی جانتے ہیں، اس کی صحت کو بھی جانتے ہیں کہ یہ صحیح ہے، صحیح سند ہے یہ بھی جان لیا اس کے باوجود بھی کہتے ہیں نہیں امام سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ قول ہے ان کی تو یہ رائے ہے اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں پھر سورۃ النور کی 63 آیت تلاوت کی کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں ایسے لوگ۔ کیسے؟ جو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو چھوڑ دیتے ہیں اور کسی اور کی رائے کو لے لیتے ہیں کہ ان کو عنقریب فتنہ پہنچنے والا ہے امتحان۔ امتحان کیا ہے؟ عذاب کی شکل میں کون سا امتحان ہے؟ کہ ان کے دل میں کوئی ایسی کجی پیدا ہو جائے گی یا ایسا کوئی زیغ ہو جائے گا کہ وہ حق کو سمجھ نہیں سکیں گے اور شرک کی دلدل میں غرق ہو جائیں گے۔ إنا لله و إنا إليه راجعون

اس عظیم اُثر میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ سنت کو ترک کرنا اس کی صحت کو جاننے کے بعد حرام ہے اور ہلاکت کا باعث ہے۔

2۔ اُمر میں بنیادی طور پر وجوب ہی لازم آتا ہے اِلا یہ کہ کوئی دوسرا قرینہ اس میں موجود ہو جس سے وہ وجوب سے ہٹ کر استحباب کی طرف چلا جائے۔ بنیادی طور پر نصوص میں جب اُمر آتا ہے حکم آتا ہے ﴿وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ یہ افعال ہیں افعال اُمر ہیں حکم دیا جا رہا ہے تو بنیادی طور پر یہ وجوب کے لیے ہے فرضیت کے لیے ہے کہ یہ تم پر فرض ہے اِلا یہ کہ کوئی قرینہ کوئی دوسرا لفظ آ جائے جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ حکم اس لیے نہیں دیا جا رہا کہ یہ فرض یا واجب ہے بلکہ اس لیے ہے کہ یہ آپ کے لیے بہتر ہے مستحب ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت سے منہ موڑنا ہلاکت کی سب سے بڑی بنیاد ہے اور منہ موڑنا زبان سے نہیں کہا جاتا عملاً کیا جاتا ہے کہ حدیث کو بیان کیا جائے اور کوئی شخص کہے نہیں جی یہ حدیث بھی ٹھیک ہے لیکن میرے امام کا قول کا بھی ٹھیک ہے۔

4۔ ''إذا صح الحديث فهو مذهبي'' یہ امام صاحب کا قول ہے امام ابو حنیفہ، امام شافعی رحمہما اللہ سے ثابت ہے اور جو لوگ واقعی اماموں کی قدر کرتے ہیں احترام کرتے ہیں ان کی پیروی کرتے ہیں تو پھر اس قول کو بھی سمجھنا چاہیے اور اس قول پر بھی عمل کرنا چاہیے کہ نہیں؟

5۔ سارے کے سارے امام جتنے بھی چار امام ہیں یا ان کے علاوہ امام سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ کیوں نہ ہوں جن کا ذکر ہوا ہے یہ سارے کے سارے لوگوں کو حق کی طرف بلاتے ہیں لیکن کیونکہ وہ معصوم نہیں ہیں کہیں پر غلطی ہو جاتی ہے اجتہادی غلطی ہو جاتی ہے، تو جو غلطی ان سے ہوئی کیونکہ وہ عالم ہیں مجتہد ہیں وہ ایک یا دو اجر لے چکے ہیں اور اس دنیا سے چلے گئے ہیں تو وہ معذور ہیں لیکن ان کے بعد میں آنے والے جو حدیث کی سند کو بھی جانتے ہیں صحت کو بھی جانتے ہیں پھر کسی عالم کے قول کی وجہ سے، امام کے قول کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں وہ لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔

6۔ حدیث کا صحیح ثابت ہونا حجت ہے یاد رکھیں اور اس کو اپنانا فرض ہے۔

7۔ اندھی تقلید کی مذمت۔

8۔ اس چیز کی تحقیق اور ثبوت ملتا ہے اس اثر سے کہ سلف کا مذہب قرآن اور صحیح حدیث ہی تھا اور قرآن اور صحیح حدیث کو اپنانا ان کے عقیدوں کے اصولوں میں ایک اصل تھا۔ کون سا اصل تھا جو ہم پڑھ چکے ہیں؟ دلیل اور استدلال (جو آٹھواں اصل کل میں نے بیان کیا تھا)۔

9۔ منکرین حدیث کا رد جو حدیث کا انکار کرتے ہیں چاہے وہ مکمل انکار کریں چاہے وہ بعض احادیث کا انکار کریں (پرویزیوں کا اور منکرین حدیث سب کا رد)۔

10۔ اہل کلام اور منطق کا رد جو اہل کلام کلام کو منطق کو آگے کرتے ہیں اور حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں کہ ہماری رائے ہماری عقل یہ نہیں مانتی اس لیے حدیث کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

جب صحیح سند ثابت ہو جائے تو پھر عقل کو بھی جھکا دیں اور سر کو بھی جھکا دیں اور منطق کو بھی جھکا دیں۔

11۔ بعض صوفیوں کا رد جو ذوق اور کشف کو مقدم کرتے ہیں صحیح حدیث پر۔

12۔ رافضیوں کا رد جو حدیث کو سرے سے ہی نہیں اپناتے۔

13۔ سب سے بڑا عذاب اس صورت میں نازل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ بعض لوگ گمراہی پر زندگی گزاریں اور ان کو توبہ کی توفیق نہ ہو، یہ سب سے بڑا عذاب ہے۔

14۔ جس نے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو نہ اپنایا اور چھوڑ دیا وہ شخص گمراہ ہوا اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا، وہ شخص بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

15۔ علم حدیث کی اہمیت کو جاننا۔

16۔ علمائے حدیث اور محدثین کی فضیلت پوری امت میں۔

17۔ اسلام کا نام ہی سنت ہے اور سنت کا نام ہی اسلام ہے۔"الإسلَام هُو السُّنَّة،والسُّنَّة هِي الإسلَام" جانتے ہیں کس کا قول ہے ؟ بارک اللہ فیک، یہ امام البر بہاری رحمۃاللہ علیہ کا قول ہے دیکھیں کتنا پیارا قول ہے ! اور اس پر میں کوئی ایک مکمل درس دوں گا ان شاءاللہ۔

اگر جو عقیدے کا اصل ہے نماز عصر کے بعد وعد اور وعید کے نصوص کے متعلق جو اصل ہے دسواں اصل جو ہے بدعت اور اہل بدعت کے متعلق اہل سنت والجماعت کا موقف کیا ہے اس پر میں بات کا آغاز کروں گا سنت سے، جب سنت جانیں گے پھر بدعت جان سکتے ہیں پھر اہل بدعہ کو جان سکتے ہیں۔ تو سنت کیا ہے میں ثابت کروں ان شاءاللہ دلائل کے ساتھ کہ اسلام سنت کا نام ہے اور سنت اسلام کا نام ہے بغیر سنت کے اسلام کا قیام ہو نہیں سکتا اور بغیر اسلام کے سنت کا قیام نہیں ہو سکتا۔ امام البر بہاری رحمہ اللہ کا قول ہے یہ شرح السنۃ میں ان کی مشہور تصنیف ہے۔

جزاک اللہ خیر، بھائی فرماتے ہیں کہ اردو میں شرح السنۃ امام البر بہاری رحمہ اللہ کی کتاب اردو ترجمے کے ساتھ آچکی ہے، 800 صفحوں میں ماشاءاللہ تبارک اللہ۔

آگے شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه" (سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) "أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ" (انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا) "يقرأُ هَذِهِ الآيَةَ" (اس آیت کو تلاوت کرتے ہوئے) ﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭسُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبہ:31) (انہوں نے (یعنی عیسائیوں نے) اپنے علماء اور بزرگوں اور مسیح ابن مریم علیہم الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کے سوا ربّ بنا لیا حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ ایک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ان شریکوں سے پاک ہے جن کو وہ اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں)۔ "فَقُلْتُ" اب تعجب ہوا۔

ایک قصہ ہے سیدنا عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں عیسائی تھے اسلام سے پہلے (نصرانی تھے)۔ والد کون ہے جانتے ہیں ؟ حاتم الطائی، مشہور شخصیت ہے حاتم الطائی کے بیٹے صحابی ہیں۔ خود تو ان کا خاتمہ کفر پر ہوا لیکن ان کی ایک اچھی خصلت تھی جاہلیت میں کیا تھی ؟ سخی تھے، مہمان نواز تھے سخی تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بیٹے کو توفیق دی اپنی قوم کے سردار تھے

عیسائی تھے اگرچہ عربی بہت کم عیسائی ہوتے تھے اُن میں سے سید نا عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ بھی تھے، پھر اسلام قبول کیا تو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب یہ آیت نازل ہوئی سنا تو تعجب ہوا! (دیکھیں مخالفت نہیں کی ادب دیکھیں) پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گئے خدمت میں حاضری دی اور عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے تو یوں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

آگے فرماتے ہیں "فَقُلْتُ لَهُ" (یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "إِنَّا لَسْنَا نَعْبُدُهُمْ؟" (ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے) "قَالَ" (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "أَلَيْسَ يُحَرِّمُونَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ" (کیا تمہارے احبار اور رہبان، تمہارے علماء جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کر دیا ہے اس چیز کو حرام نہیں کر دیتے) "فَتُحَرِّمُونَهُ" (پھر تم بھی اس کو حرام کر دیتے) "وَيُحِلُّونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَتُحِلُّونَهُ؟" (اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا تمہارے علماء اسے حلال کر دیتے اور تم بھی اسے حلال کر دیتے) "فَقُلْتُ: بَلَى" (تو عرض کرتے ہیں جی ہاں یا رسول اللہ یہی ہوتا تھا) "قَالَ" (پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ" (یہی ان کی عبادت ہے)۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہا اللہ نے حسن فرمایا ہے حدیث نمبر 3095 میں۔

اس حدیث میں جو اہم پیغام ہیں:

1۔ احبار اور رہبان کی گمراہی کا ثبوت۔

2۔ یہود و نصاریٰ کے شرک کا بیان شرک الطاعۃ تھا یاد رکھیں۔

3۔ رسولوں کا دین ایک ہے اور وہ توحید ہے جتنے بھی رسول آئے ہیں۔

4۔ کسی مخلوق کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اس کی عبادت کے برابر ہے۔

5۔ اگر کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو علماء کی طرف جا کر اس کو سمجھنا ضروری ہے۔

6۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدید حریص تھے علم حاصل کرنے پر (دیکھیں علم کی اہمیت دیکھیں!)۔

7۔ اندھی تقلید کی مذمت۔

8۔ علماء سے کوئی مسئلہ دریافت کرتے وقت ادب بہت ضروری ہے (دیکھیں کتنے ادب کے ساتھ سوال کیا ہے)۔

9۔ سید نا عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

10۔ علماء کی غلطی ہلاک کر دیتی ہے، یاد رکھیں۔

یہود ونصاریٰ کو کس نے گمراہ کیا؟ان کے علماء نے گمراہ کیااور جان بوجھ کر کیا۔اس لیے بعض لوگ کہتے ہیں کہ بھئی ہماری امت میں بہت سارے ایسے لوگ ہیں جن کو پتہ ہی نہیں توحید کیا ہے شرک کیا ہے تو کیاان کی بخشش نہیں ؟

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ شیخ صاحب انڈیا، پاکستان میں عام طور پر یا دیگر مسلمان ممالک میں اکثر لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ شرک ہوتا کیا ہے۔اس کی تفصیل جانتے نہیں ہیں اور ان باطل عقائد پر مر رہے ہیں قبر پرستی کے عقائد پر مر رہے ہیں کیا وہ معذور نہیں ہیں ؟کیاان کی بخشش نہیں ہو گی ؟

بڑا پیارا جواب دیتے ہیں فرماتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کیونکہ وہ کہتے ہیں ان کے جو علماء ہیں(سائل نے یہ کہا کہ) وہ ان کو یہی نصیحت کرتے ہیں اور یہی ان کو دعوت دیتے ہیں کہ یہ شرک ہے ہی نہیں یہ بدعت ہے ہی نہیں تو ان کا کیا قصور ہے ؟

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو کس نے گمراہ کیا؟ان کے علماء نے گمراہ کیا۔کیااللہ تعالیٰ نے انہیں بخش دیا؟کیاان کی بخشش ہے ؟نہیں ہے۔اس لیےاُن لوگوں کی بخشش بھی نہیں ہے جو لوگ علم خود حاصل نہیں کرنا چاہتےاور صرف اپنے علماء کے قول کو لے لیتے ہیں بغیر تفصیل جاننے کے۔

یعنی موبائل فون کی آپ باریک بینی جانتے ہیں، آپ نیٹ کو بہترین طریقے سے سمجھتے ہیں، آپ دنیا کے ہر ایرے غیرے کام کو جانتے ہیں چاہے وہ یوزلیس(useless)پرائس لیس(priceless) کیوں نہ ہو اس کی باریک بینی جانتے ہیں لیکن توحید اور شرک نہیں جانتے کہ ہوتا کیا ہے مسلمان کاعقیدہ کیسا ہونا چاہیے ؟اسے جاننے کی ضرورت نہیں ہے ؟

11۔"من صور الشرك طاعة العلماء في معصية الخالق"(شرک کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ علماء کی فرمانبرداری کرے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں)۔

12۔انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی بھی عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا نہیں کی جاتی،انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی عبادت بھی نہیں کی جاتی یعنی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے بھی کوئی عبادت صرف نہیں کی جاتی چاہے دعا ہو، پکار ہو، مدد ہو، نذر و نیاز ہو کوئی بھی۔

13۔﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾(الاعراف:194) کے لفظ کو جاننا کیونکہ ان میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی شامل ہیں، اولیاء بھی شامل ہیں۔

14۔شرک کا خطرہ ہر زمانے میں ہر جگہ میں۔

15۔ تحلیل اور تحریم کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور جس نے کسی حرام چیز کو حلال کر دیا اور حلال چیز کو حرام کر دیا تو اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا۔

16۔دوسروں کی غلطیوں سے عبرت حاصل کرنا فضیلت ہے۔

یہ قصہ کیوں بیان کیا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ؟اس لیے کہ جو غلطی یہود و نصاریٰ نے کی ہے وہ غلطیاں میری امت میں کوئی لوگ نہ کریں،ان لوگوں نے اپنے علماء کو معبود بنالیا،سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو معبود بنالیا ربّ بنالیا تم لوگ یہ غلطی نہ کرنا۔

17۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن تعلیم اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہترین معلم ہیں۔

18۔ادب الحوار کو جاننا۔اگر آپ کسی کے ساتھ بحث کرنا چاہتے ہیں تو بحث کے ادب کو جاننا ضروری ہے کہ اس سے پہلے میں بحث کروں اس کے آداب کیا ہیں وہ جاننا ضروری ہیں۔

مخالف کے ساتھ کیا آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو ادب کے دائرے کے اندر،اختلاف تو آپ کا حق ہے بھئی اختلاف کرنا لوگوں کا حق ہے میرے ساتھ بھی آپ اختلاف کریں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ادب کے دائرے میں رہ کر اور علمی گفتگو کے ساتھ۔

19۔کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کی حکمت میں سے ایک حکمت یہ ہے ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾(النحل:125)کہ حکمت دعوت کا ایک بنیادی حصہ ہے۔

20۔طلب علم کی اہمیت علم نور ہے۔

21۔کلمہ گو مشرک ہو سکتا ہے کہ ایک مسلمان کے اندر شرک پیدا ہو سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اسے جانتا بھی نہ ہو۔واللہ اعلم۔

سوال:وہ کون سے علماء ہیں جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرتے ہیں؟

آج لوگ کہتے ہیں کہ قبر پرستی جو ہے وہ توحید ہے شرک نہیں ہے،اور کون کہتا ہے یہ بعض علماء کہتے ہیں کہ نہیں یہ جو پگڑیاں باندھ کر بیٹھے ہیں مزاروں پر گدی نشین بیٹھے ہیں یہ کون ہیں؟یہی تو کہتے ہیں ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام شامل نہیں ہیں۔میں نے بتایا تھا کہ ڈاکٹر طاہر القادری کہتے ہیں کہ ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ میں انبیاء،اولیاء شامل نہیں ہیں تو یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیتے ہیں؟!

سب سے بڑا حلال کیا ہے اور سب سے بڑا حرام کیا ہے؟سب سے بڑا واجب کیا ہے(میں بات آسان کر دوں)اور سب سے بڑا حرام کیا ہے؟بارک اللہ فیک،سب سے بڑا واجب توحید ہے اور سب سے بڑا حرام شرک ہے۔

سوال: ڈاکٹر صاحب ایک اسٹوڈنٹ ہے جو کسی مدرسے میں شام کے وقت تفسیر پڑھنے کے لیے جاتی ہے تقریباً ایک ماہ کے بعد ان کو عجیب و غریب اور گندے قسم کے وسوسے شروع ہو گئے ان کی طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے جس کی وجہ سے ان کے شوہر نے کسی عالم سے علاج کروایا معلوم ہوا کہ وہ وہ جہاں سے علم حاصل کر رہی ہیں اس مدرسے میں جِن کا اثر ہوا ہے لہذا ان کے شوہر یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے بیوی اور بچوں کو ہرگز اسکول نہیں بھیجیں گے اور جو ٹیچر ان کو پڑھاتی تھی اس کے گھر جا کر پڑھیں گے کیونکہ ان کو دین کا علم سیکھنا ہے تو کیا وہ اس طرح کر سکتی ہیں؟ اور اگر وہ ٹیچر انکار کر رہی ہے پڑھانے کے لیے تو ان کے شوہر کا کہنا ہے کہ ٹیچر علم رکھنے کے باوجود اور ہماری مجبوری کے باوجود گھر میں تعلیم نہیں دیتی تو قیامت کے دن اس ٹیچر کا دامن ضرور پکڑیں گے ایسی صورت میں کیا فیصلہ کیا جائے؟ ٹیچر انکار اس لیے کر رہی ہے کہ وہ جس اسکول سے نکل رہے ہیں وہ خود اس اسکول کی ٹیچر ہیں کہیں غلط فہمی نہ ہو جائے۔

جواب: بہر حال دیکھیں بد نظر کا لگنا یا جِن کا آسیب ہو یا جو کچھ بھی ہو بد نظر بھی حق ہے لگ جاتی ہے، جِن کا آسیب بھی ہو سکتا ہے لیکن قرآن مجید کے درس میں قرآن مجید کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتے ہیں دوڑ جاتے ہیں شیطان نہیں آتے اور جس عالم نے کہا ہے کہ آپ لوگوں کے جسم میں جِن داخل ہوا ہے اور ہوا بھی فلاں جگہ پر ہے تو اللہ اس عالم کو ہدایت دے اگر وہ عالم ہے تو کیا وہ علم غیب جانتا ہے؟

بھئی علماء یہ نہیں بیان کرتے کہ آپ کو اگر تکلیف ہے تو جادو ہے کس نے کیا ہے، اس کا نام کیا ہے یہ کون سی بات ہے؟! یا بد نظر لگی ہے تو فلاں شخص کی لگی ہے! یہ وہ لوگ کہتے ہیں جو راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں علماء ایسے نہیں کرتے۔ علماء قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اس مریض پر پڑھتے ہیں، اگر اس میں کوئی چینجز (changes) نظر آتی ہیں تو کہتے ہیں کہ بھئی اس میں بد نظر ہے یا کوئی آسیب یا جادو کا اثر لگ رہا ہے اور پھر آیتیں پڑھتے ہیں جادو کی الگ سے، بد نظر کی الگ سے، آسیب کی الگ سے پھر متعین کر سکتے ہیں کہ جادو ہے یا آسیب ہے یا بد نظر ہے لیکن یہ کبھی نہیں بتا سکتے کہ کس نے کیا ہے اور کہاں پر ہوا ہے اس لیے یہ بات تو غلط ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر ٹیچر قرآن مجید کی تعلیم دیتی ہے تو اللہ اس کو جزائے خیر دے اس کو تعلیم اچھی دینی چاہیے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور قرآن مجید کی تعلیم اور تفسیر میں توحید اور شرک، سنت اور بدعت کو ضرور بیان کرنا چاہیے اس پر پکڑ ہو گی قیامت کے دن۔ اگر وہ ٹیچر کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھا نہیں سکتی بچوں کو تو وہ معذور ہے کیونکہ اس کا اپنا گھر بھی ہے اپنا خاوند

بھی ہے اگر خاوند منع کرتا ہے تو اسکول میں جا کر نہ پڑھائے اس پر سوال نہیں ہو گا قیامت کے دن اور اس کے خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ سختی نہ کرے اور اس کو اجازت دے کہ وہ مدرسے میں جا کر بچوں کو پڑھائے۔

جو والدین ڈرتے ہیں بچوں کو مدارس میں بھیجنے سے وہ بھی سن لیں کہ ان کا یہ عمل بالکل درست نہیں ہے۔ آپ بچوں کو مدرسے کی طرف نہیں بھیجتے یہ ڈرتے ہوئے کہ وہاں پر کوئی تکلیف پہنچی ہے تو اپنے گھر میں کیا ان کو جن نہیں پکڑ سکتے ؟ اپنے گھر میں بد نظر ان کو نہیں لگ سکتی ؟ روڈ پر چلتے ہوئے بد نظر نہیں لگ سکتی ؟ تم اپنے بچوں کو کس کس چیز سے بچاؤ گے ؟ ! اگر آپ نے اپنے بچوں کو بد نظر سے بچانا ہے تو رقیہ شرعیہ پڑھ کر بھیجو، اذکار الصباح والمساء خود بھی پڑھو بچوں پر بھی دم کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو جب ملتے جب وہ تیار ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آتے تو کیا پڑھتے ؟ "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ"۔ یہ پڑھ کر بچوں پر پھونکو۔ اب صحیح طریقہ اپنانا نہیں چاہتے غلط طریقہ اپنانا چاہتے ہیں تو یہ بات بالکل درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

بھائی کا یہ سوال ہے کہ ایک بچہ ہے وہ علم دین سیکھنا چاہتا ہے لیکن اس کے والدین اسے مجبور کرتے ہیں کہ پہلے دنیاوی علم حاصل کرو بعد میں دینی علم حاصل کرو تو وہ کیا کرے ؟

وہ بچہ اپنے والدین کی فرمانبرداری کرے اور والدین کو نصیحت کرے کیونکہ سائل کے سوال سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بچہ سمجھدار ہے۔ یہ بات پانچ سال کا بچہ نہیں کر سکتا نہ سات سال کا بچہ کر سکتا ہے یہ سمجھدار بچہ ہے جو سمجھتا ہے کہ دین کے علم کی فضیلت ہے۔ اگر یہ بچہ سمجھتا ہے کہ دین کے علم کی فضیلت ہے تو والدین کو نصیحت کرے اور ان کو کہے کہ اے میرے والد !

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں مجھے آپ شریعت کا علم بھی ساتھ ساتھ حاصل کرنے دیں میں دنیاوی تعلیم میں بھی ان شاء اللہ سب سے آگے ہوں گا۔ تو میرا نہیں خیال کہ آپ کا والد آپ کو منع کرے گا۔ آپ کے والدین یوں ڈرتے ہیں کہ آپ شریعت کا علم حاصل کریں گے لیکن دنیاوی علم میں آپ پیچھے رہیں گے پھر آپ کچھ کر نہیں سکیں گے اور یہ غلط فہمی ہے والدین کی۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ" جس کی اللہ تعالیٰ بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اسے ڈاکٹر یا انجینئر نہیں بنا دیتا یاد رکھیں نہ کوئی دنیاوی تعلیم اس کے لیے آسان کر دیتا ہے بلکہ جس کی اللہ تعالیٰ بہتری چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دین کا علم عطا فرما دیتا ہے۔

آج ہر وہ شخص خوشخبری سن لے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو دین کا علم حاصل کرتا ہے اور جو دین کو سمجھتا ہے کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی خیر رکھی ہے اور آخرت میں بھی خیر رکھی ہے، اور وہ والدین بھی سن لیں جن کے بچے دینی علم حاصل کرتے ہیں شریعت کا علم حاصل کرتے ہیں سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق شرط یہ ہے۔

کسی ایرے غیرے نتو خیرے سے علم حاصل نہ کریں علم حاصل کرنا ہے تو علماء سے جو علماء سلف صالحین کا عقیدہ اور منہج آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں اگر آپ کے بچے وہ علم حاصل کر رہے ہیں تو آپ بشارت مجھ سے سن لیں آج میں قسم سے کہہ رہا ہوں کہ دنیا میں بھی خیر ہے اور آخرت میں بھی خیر ہے یہی بچے آپ کے لیے قیامت کے دن جہنم سے نجات کا سبب بنیں گے، یہی بچے آپ کے مرنے کے بعد اولاد صالح بنیں گے ثابت ہوں گے اور آپ کے لیے دعا کریں گے اور یہ آپ کو قبر میں بھی فائدہ ہوگا ان کی دعا سے اور قیامت کے دن ان کی دعا سے فائدہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظ اللہ) کے آڈیو درس (075.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio